49006 ـ تین مسجدوں کے علاوہ کہیں اعتکاف نہیں ہے

سوال

میں نے ایك حدیث سنی ہے کہ: مسجد حرام، اورمسجد نبوي اور مسجد اقصی کے علاوہ کہیں اعتکاف کرنا صحیح نہیں " تو کیا یہ حدیث صحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

جس حدیث کی طرف سائل نےاشارہ کیا ہے اسے امام بیہقی رحمہ اللہ تعالی نے حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے، انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما کو کہا: میں نے ان لوگوں کے پاس سے گزرا جو آپ اور ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ کے گھر کے مابین (مسجد میں) اعتکاف کیے ہوئے تھے، اور مجھے علم تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

" تین مساجد کے علاوہ اعتکاف نہیں ہے: مسجد حرام "

تو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے: لگتا ہے آپ بھول گئے ہیں اور انہوں نے یاد رکھا، اور تو غلط ہے، اور وہ صحیح ہیں.

سنن بیہقی (4 / 315) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (2876) میں صحیح کہا ہے.

دوم:

اور اس مسئلہ کے حکم میں جمہور علماء کرام کا مسلك یہ ہے کہ اعتکاف کے لیے ان تین مسجدوں میں سے ایك میں اعتکاف کرنا شرط نہیں اور انہوں نے مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی سے استدلال کیا ہے:

فرمان بارى تعالى ہے:

اور تم ان سے مباشرت نہ كرو اس حال ميں كہ تم مساجد ميں اعتكاف كيے ہوئے ہو البقرۃ (187).

اور اس آيت ميں مساجد كا لفظ عام ہے جو كہ ہر مسجد كو شامل ہے ليكن جس پر دليل مل جائے كہ اس مسجد ميں اعتكاف كرنا صحيح نہيں، مثلا وہ مسجد جس ميں نماز باجماعت نہيں ہوتى، جبكہ اعتكاف كرنے والے پر نماز باجماعت فرض ہو.

مزيد تفصيل ديكھنے كے ليے آپ سوال نمبر (48985) كے جواب كا مطالعہ كريں.

اور امام بخارى رحمہ اللہ تعالى نے آيت كے عموم سے استدل كى طرف اشارہ كرتے ہوئے كہا ہے:

آخرى عشرہ ميں سب مساجد ميں اعتكاف كرنے كا باب كيونكہ فرمان بارى تعالى ہے:

اور تم ان عورتوں سے مباشرت نہ كرو كہ تم مسجدوں ميں اعتكاف كيے ہوئے ہو، يہ اللہ تعالى كى حدود ہيں ان كے قريب بھى نہ جاؤ، اسى طرح اللہ تعالى اپنى آيات لوگوں كے ليے بيان كرتا ہے تا كہ وہ متقى بن جائيں اھـ

اور آج تك مسلمان اپنے ملك كى مساجد ميں اعتكاف كرتے چلے آئے ہيں، جيسا كہ امام طحاوى رحمہ اللہ تعالى نے " مشكل الآثار " ميں ذكر كيا ہے.

ديكھيں: مشكل الآثار (4 / 205).

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى سے مندرجہ ذيل سوال دريافت كيا گيا:

تينوں مساجد: مسجد حرام، مسجد نبوي، اور مسجد اقصى ميں اعتكاف كرنے كا حكم كيا ہے، اللہ تعالى آپ كو جزائے خير عطا فرمائے ؟

شيخ رحمہ اللہ تعالى كا جواب تھا:

تينوں مساجد: مسجد حرام، مسجد نبوى، اور مسجد اقصى كے علاوہ باقى مساجد ميں بھى اعتكاف كے وقت ميں اعتكاف كرنا مشروع ہے، اور يہ صرف تين مساجد كے ساتھ خاص نہيں، بلكہ ان تين مساجد ميں اور ان كے علاوہ باقى دوسرى مساجد ميں بھى اعتكاف ہو سكتا ہے، يہ سب مسلمان آئمہ كرام جن كے مسلك كى اتباع كى جاتى ہے كا

مسلك ہے، مثلا امام احمد، امام شافعی، امام مالك، اور امام ابو حنیفہ وغیرہ رحمہم اللہ جمیعا.

کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور تم ان عورتوں سے مسجدوں میں اعتکاف کرنے کی حالت میں مباشرت نہ کرو، یہ اللہ تعالی کی حدود ہیں ان کے قریب بھی نہ جاؤ، اللہ تعالی اسی طرح اپنی آیات لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے تا کہ وہ متقی بن جائیں.

اور مساجد کا لفظ عام ہے جو زمین میں سب مساجد کے لیے ہے، اور یہ جملہ روزوں کی آیات کے آخر میں بیان ہوا ہے جس کا حکم ساری زمین پوری امت کو شامل ہے، اور جسے روزے رکھنے کا خطاب ہے وہ لوگ اس خطاب میں بھی شامل ہیں، اسی لیے سیاق اور خطاب میں متحد یہ احکام اس فرمان کے ساتھ ختم ہوئے ہیں:

یہ اللہ تعالی کی حدود ہیں، لہذا ان کے قریب بھی نہ جاؤ، اسی طرح اللہ تعالی لوگوں کے لیے اپنی آیات بیان کرتا ہے تا کہ وہ متقی بن جائیں.

اور بہت بعید ہے کہ اللہ تعالی امت کو ایسے خطاب سے مخاطب ہو جس میں امت کے بہت قلیل سے لوگ شامل ہوں، اور رہی حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالی عنہ والی حدیث:

" تین مساجد کے علاوہ اعتکاف نہیں "

تو اگر یہ قدح و جرح سے سلیم رہے تو یہ نفی کمال کے لیے ہے، یعنی سب سے زیادہ کامل اعتکاف وہ ہے جو ان تین مساجد میں ہو، اور یہ ان مساجد کےشرف اور فضل کی بنا پر ہے، اور اس طرح کی ترکیب بہت زیادہ ہے میری مراد یہ ہے کہ بعض اوقات اس سے نفی کمال مراد ہوتی ہے، نہ کہ حقیقت اور صحت کی نفی - مثلا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" کھانے کی موجودگی میں نماز نہیں ہوتی " اور اس طرح کی دوسری احادیث.

اور اس میں کوئی شك نہیں نفی میں اصل چیز تو حقیقت شرعیہ یا حقیقت حسی کی نفی ہے، لیکن اگر اس کو منع کرنے والی کوئی دلیل پائی جائے تو اسے لینا متعین ہو گا، جیسا کہ حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ہے، یہ اس وقت ہے جب یہ جرح وقدح سے سلیم مانی جائے. واللہ اعلم. اھ

دیکھیں: فتاوی الصیام صفحہ نمبر (493).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

" تین مساجد کے علاوہ کہیں اعتکاف نہیں " کیا یہ حدیث صحیح ہے؟

اور اگر یہ حدیث صحیح ہو تو کیا اس کا معنی یہ ہے کہ ان تین مساجد کے علاوہ کہیں اعتکاف نہیں ہو سکتا ؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

ان تین مساجد کے علاوہ دوسری مساجد میں بھی اعتکاف صحیح ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ اس مسجد میں نماز باجماعت ادا کی جاتی ہو، اور اگر اس مسجد میں نماز باجماعت ادا نہیں ہوتی تو اس میں اعتکاف کرنا صحیح نہیں لیکن اگر کوئی شخص ان تین مساجد میں اعتکاف کرنے کی نذر مانے تو اسے نذر پوری کرنے کے لیے اس میں اعتکاف کرنا لازم ہو گا" اھـ

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (15 / 444).

واللہ اعلم .